107482-روزے کے متعلق جواب پر سائل کی تعلیق اور رؤیت ہلال کی گواہی میں ایک گواہ والی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث

سوال

آپ نے سوال نمبر (26824) کے جواب میں آپ نے ذکر کیا ہے کہ رؤیت ہلال میں ثقہ شخص کی رائے قبول کرنا جائز ہے، لیکن یہ اس حدیث کے ساتھ معارض ہے جس میں ایک بدوی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاند دیکھنے کے متعلق خبر دی، تو اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا :

"کیا تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ؟

تو اس نے جب اثبات میں جواب دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ تم نے چاند دیکھا ہے ؟

تو یہ حدیث کسی بھی مسلمان شخص کی رؤیت ہلال میں گواہی قبول کرنے کی دلیل پائی جاتی ہے .

پسندیدہ جواب

سائل نے جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے
وہ درج ذیل ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان
کرتے ہیں کہ :

ایک اعرابی شخص نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی :

"میں نے چاند دیکھا ہے حسن رحمہ
اللہ نے کہا یعنی رمضان کا چاند تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا :

"کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ
تعالی کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں ؟

اس نے جواب دیا : جی ہاں .

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ؟

تو اس نے جواب دیا : جی ہاں .

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بلال لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل
روزہ رکھیں"

سنن ترمذی حدیث نمبر (691) سنن ابو
داود حدیث نمبر (2340) سنن نسائی حدیث نمبر (2112) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (
1652) یہ حدیث ضعیف ہے، صحیح نہیں، اسے امام نسائی اور علامہ البانی رحمہما اللہ
وغیرہ نے ضعیف کہا ہے .

اگرچہ حدیث ضعیف ہے لیکن پھر بھی اس
میں اور ہم نے جو بیان کیا ہے اس میں تعارض نہیں ہے کہ چاند دیکھنے والا شخص عادل
اور ثقہ ہو .

فرض کرلیں کہ یہ حدیث صحیح ہے تو اس
حدیث کا معنی کئی ایک وجوہ پر محمول ہے :

1 چاند دیکھنے والی کی گواہی قبول
کرنا اور اس کا ثقہ اور عادل ہونا یہ قاضی پر منحصر ہے، کہ اگر قاضی کو لوگوں میں
تجربہ ہونے کی وجہ سے اس کی گواہی موثوق لگتی ہو تو اس کو یہ گواہی قبول کرنے کا حق
حاصل ہے، چاہے اسے کوئی نہیں جانتا اور اس کا تزکیہ کوئی نہیں کرتا .

شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

لہذا : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے بلال کو اعلان کرنے کا حکم دیا، یعنی کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ کل روزہ
رکھیں، کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو جانتے نہیں تھے تو آپ نے اپنے
اطمنان کے لیے اسے کہا کہ وہ یہ گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں .

اس کا معنی یہ ہوا کہ : آپ کو علم ہو
گیا کہ یہ شخص مسلمان ہے، لیکن آپ نے اس شخص کو آزمایا نہیں، اور نہ ہی اس کی ذہانت
وفطانت کو جانا، جیسا کہ پہلی حدیث کے متعلق ہے.جس میں گواہ عبداللہ بن عمر بن
خطاب رضی اللہ تعالی عنہما تھے، لیکن اس کے باوجود آپ نے اس کی گواہی قبول کرلی، تو
اس میں وسیع آسانی و تیسیر وسہولت ہے.

اس کا معنی یہ ہوا کہ قاضی گواہ کا
تزکیہ کرنے والوں کو بلائے بغیر ہی اس کے ظاہر پر مطمئن ہو جائے جیسا کہ قاضیوں کے
عرف میں قدیم دور میں ہوتا تھا، اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے اسلام کا علم ہو جائے،
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس اعرابی کو پہلے نہیں جانتے تھے، لہذا آپ نے اپنے
سامنے کلمہ شہادت کو ہی کافی سمجھا کہ وہ مسلمان ہے، اور اس کو بھی وہی حق ہے جو
ہمیں ہے، اور اس پر بھی وہی حق ہیں جو ہم پر ہیں، اس کے اسلام کی گواہی کی بنا پر
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اے بلال لوگوں میں اعلان کردو کہ کل
روزہ رکھیں :

علامہ البانی کی کیسٹ بلوغ المرام پر
تعلیق حدیث نمبر پانچ کتاب الصیام کو سنیں.

2 یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ مسلمان
اصل میں عادل ہوتا ہے، حتی کہ اس میں اس عدالت کے خلاف کچھ واضح ہو جائے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث
کے فوائد میں الصنعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس میں دلیل ہے کہ مسلمانوں میں اصل
عدالت ہے یعنی وہ عادل ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی سے
کلمہ شہادت ہی طلب کیا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں.

دیکھیں : سبل السلام (153/2).

3 یہ کہ : یہ حکم صحابہ کے ساتھ خاص
ہو، اور یہ ایسا ہی ہے؛ کیونکہ سب صحابہ عادل ہیں، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ

اعرابی صحابہ کی لڑی میں پرویا جاتا ہے، اوراس طرح وہ عادل ہوا، جن کی عدالت میں کوئی شک نہیں.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

سب صحابہ ثقات اورعادل ہیں، ان میں
ہر ایک کی روایت قبول ہوگی چاہے وہ مجہول ہی ہو، اسی لیے علماء کا کہنا ہے کہ صحابی کی جہالت کوئی نقصان نہیں دیگی.

ہم نے صحابہ کے حال کے متعلق جووصف
بیان کیا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ :

اللہ سبحانہ وتعالی اور رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی کئی ایک نصوص میں تعریف وثنا کی ہے، اورجب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوان میں سے کسی کے اسلام کا علم ہوجاتا توآپ اس کے قول کوقبول کرتے اوراس کی حالت کے متعلق دریافت نہیں کرتے تھے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان
کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اوربتایا کہ میں نے چاند دیکھا ہے یعنی رمضان کا...... انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی ویب سائٹ
سے "مصطلح الحدیث.

اورایک چیز یہ بھی ہے جواوپر بیان
کردہ کوتقویت دیتی ہے کہ یہ گواہی وحی کے زمانے میں تھی، اوریہ ممکن ہی نہیں کہ جوگواہی مسلمانوں کی اطاعت اورعبادت کے متعلق ہواس اعرابی کی یہ گواہی باطل پر ہی ٹکی رہے اوروحی کے ذریعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوعلم نہ ہو.

اوراس لیے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اللہ
نے ہمیں اس کی تاویل کرنے سے غنی کردیا ہے.

والحمدللہ رب العالمین.

واللہ اعلم.